

خواتین سے حسن سلوک

اسلام نے عورتوں کو کئی حیثیتیں دی ہیں۔ ہر حیثیت میں شفقت، محبت، الفت، احترام و عظمت اور وقار دیا ہے۔

۱۔ عورت کی ایک حیثیت ماں کی ہے۔ ارشادِ بانی ہے: ﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهَنَا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنْ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ﴾ (النحل: ۸) ہم نے انسان کو والدین کے متعلق وصیت کی ہے کہ اس کی ماں بہت کمزوری کے ساتھ اُسے اُٹھاتی ہے دو سال دودھ پلاتی ہے میرا اور ماں باپ کا شکر یہ ادا کرو آخر میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔ ﴿لَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرُهُمَا﴾ (۹) (ماں باپ کو اُف بھی نہ کہہ اور نہ انہیں ڈانٹ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے نہایت سلیقہ سے بات کرو)۔

ایک صحابی رسول اللہ ﷺ سے سوال کرتا ہے: ”من أحق الناس بحسن صحابتي“ قال: أمك، قال ثم من؟ قال أمك، قال ثم من؟ قال أمك، قال ثم من؟ قال ثم أمك (۱۰) (میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے۔ یہ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔ تیری ماں)۔

ایک طرف رسول اللہ کی یہ تعلیم دوسری طرف عورتوں کے حقوق کا ڈھنڈورہ پیٹنے والے معاشرے میں ماں باپ بوڑھے ہوں تو محبت حسن سلوک، خدمت کی بجائے اولاد باؤس بنائے گئے جہاں انہیں اولاد کی طرف سے پیار محبت، حسن سلوک اور خدمت کی بجائے محرومی اور تنہائی ملی۔

۲۔ اگر عورت بہن کی حیثیت میں ہے تو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے: ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ﴾ (النساء: ۱۱) (ماں باپ کی جائیداد میں بھائی کے ساتھ بہن کا حصہ بھی مقرر فرمایا)۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنی رضائی بہن سے حسن سلوک کی اعلیٰ و عمدہ مثال قائم فرمائی۔ بہن کی آمد پر آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھا دی (۱۲)۔

۳۔ عورت کی ایک حیثیت بیوی کی ہے۔ بیوی کا تعلق بعض دفعہ خون کا تعلق نہیں ہوتا۔ اس رشتہ میں سب سے زیادہ مصائب اور مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اسلامی تعلیم میں بیوی کے متعلق کثرت سے احکام وارد ہوئے ہیں۔ اس رشتے کو قائم رکھا جائے۔ خوشگوار ماحول میں رکھا جائے۔ بلکہ کسی شخص کے اچھا انسان ہونے کے لیے بیوی سے حسن سلوک کو شرط قرار دیا گیا۔ ارشادِ بانی ہے: ﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء: ۱۳) (ان بیویوں کے ساتھ خوشگوار زندگی گزارو بلکہ اس رشتے کی بقا کیلئے بہت احتیاط و دوراندیشی کا سبق دیا فرمایا اسے سیدھا کرتے کرتے توڑ نہ دینا)۔

دلیل کی تلاش نہیں
خواتین کے حقوق

رسول اللہ نے فرمایا: ”خیر کم خیر کم لأهلہ وأنا خیر کم لأهلہی“ (۱۴)۔ آپ ﷺ نے
بیویوں کو دنیا کا سب سے قیمتی سرمایہ قرار دیا ہے۔ فرمایا: ”الدینا متاع و خیر متاع الدینا
المرأة الصالحة“ (۱۵)۔ (صحیح مسلم)

۴۔ عورت کی چوتھی حیثیت بیٹی کی ہے۔ یہ سب سے کمزور جنس ہے۔ دین اسلام سے قبل ہر طبقے اور
سوسائٹی نے اس پر بہت ظلم ڈھائے۔ جس کی چند مثالیں مقالے کے شروع میں دی گئی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ
نے اپنی سیرت و تعلیم سے اس مظلوم کو ہمدردی و محبت کے حصار میں محفوظ کر لیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:
”قال رسول اللہ ﷺ من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة انا وهو كهاتين وضم
أصابعه“ (۱۶) (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دو بچیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں قیامت
کے دن میں اور وہ ان انگلیوں کی طرح ہوں گے آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا)۔

اس صنف نازک کی کمزوریوں کی وجہ سے ہی اس کی نگرانی اور حفاظت کے لئے غمخوار امت نے بہت سارے
احکام جاری فرمائے۔ ترغیب دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”من عال ثلث بنات فقال رجل يا رسول
اللہ ﷺ او اثنتين؟ قال أو اثنتين حتى قالوا أو واحدة لقال واحدة“ (۱۷) (جس نے تین پھر فرمایا دو
اور اس کے بعد آپ نے فرمایا جس نے ایک بیٹی کی پرورش کی (وہ بھی میرے ساتھ ایسے قریب ہوگا)۔
سیرت و تعلیم رسول اللہ ﷺ کی روشنی میں عورت کی ہر حالت اور حیثیت میں عظمت و مرتبہ اور عزت کی
جھلکیاں نظر آتی ہیں۔

زیر بحث مسئلہ عورت کے حقوق کا ہے۔ اسلام نے بہت ہی واضح اور نرالے انداز میں عورت کے حقوق و فرائض کو
ذکر کیا ہے۔ حقوق کا تعین کرنے سے پہلے عورت کی کمزوریوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے کہ کمزور کے حقوق
زیادہ اور فرائض کم ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿أَوْ مَنْ يُنشأ فِي الْحِلْيَةِ وَهُوَ فِي الْخِصَامِ غَيْرُ
مُيِّنٍ﴾ (۱۸)۔ آیا جو زیور میں نشوونما پائے اور جھگڑے میں بھی غیر واضح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”استوصوا بالنساء فإن المرأة خلقت من ضلع وإن أعوج شئ في الضلع
أعلاة“ (۱۹) (عورتوں کے بارے میں نصیحت حاصل کرو بے شک عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور
سب سے ٹیڑھی پسلی اوپر والی ہے)۔

اسی طرح آپ ﷺ نے وصیت فرمائی: ”لا تكسر القوارير“ (۲۰) (عورتیں شیشے کی مانند ہیں
توڑنا نہیں)۔ علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے: ”أن ضعف النساء بالنسبة إلى الرجال من الأمور
المحسوسة لا تحتاج إلى دليل خاص“ (۲۱)۔ امور محسوسہ میں مردوں کی نسبت عورتوں کی کمزوری کسی
(منفتح الباری)

دلیل کی محتاج نہیں۔

خواتین کے حقوق:

اسلام میں خواتین کو بہت زیادہ حقوق دیئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند نمایاں حقوق کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

- ۱- زندگی کا حق۔
- ۲- وراثت کا حق۔
- ۳- نکاح کا حق۔
- ۴- خلع کا حق۔
- ۵- حق مہر۔
- ۶- معاشی حق۔
- ۷- وصیت کرنے کا حق۔
- ۸- مشورہ دینے کا حق۔
- ۹- اجتماعی حقوق۔
- ۱۰- عائلی حقوق۔
- ۱۱- خاوند کے انتخاب میں پسند کرنے کا حق۔

زندگی کا حق:

عرب وہ جاہلی معاشرہ جس میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا اور ان سے جینے کا حق چھین لیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس معاشرے کی اس طرح کا یا پلٹ دی کہ وہی لوگ عورتوں کے محافظ بن گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ان کے مشعل راہ ثابت ہوا کہ: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ﴾ (۲۲)۔ (اپنی اولاد کو فقر و فاقہ کے خوف سے قتل نہ کرو، ہم انہیں رزق دیں گے اور تمہیں بھی)۔

﴿وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ﴾ (۲۳) اور جب زندہ درگور کی گئی سے سوال کیا جائے گا، وہ کس گناہ میں قتل کی گئی؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من عال جاريتين حتى تلبغا جاء يوم القيامة انا وهو كهاتين وضم الصابغة“ (صحیح مسلم) (۲۳)

اللہ تعالیٰ نے بیٹیوں کے زندہ درگور کرنے کے ظالمانہ فعل پر انتہائی سخت گرفت کا فیصلہ سنایا اور فرمایا:

”ان الله حرم عليكم عقوق الامهات وأد البنات“ (صحیح بخاری) (۲۵)

قرآن اور صاحب قرآن کے ان اعلانات نے انسانوں کے دل و دماغ سے درندگی کے پردے ہٹا دیے۔ اس مظلوم جان کی حفاظت و سرپرستی کو آخرت کی کامیابی قرار دیا۔

وراثت کا حق:

اسلام سے پہلے عورت کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا۔ بلکہ عورت کو ایک منقولہ جائیداد کی طرح تقسیم کر دیا جاتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے وراثت کی تقسیم میں عورتوں کا حصہ مقرر فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثِيَيْنِ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثًا مَّا تَرَكَ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ﴾ (النساء: ۱۱) (۲۶) تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے اگر میت کی وارث دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے گا۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِأَبْوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ.....﴾ (النساء: ۱۱) (۲۷) اگر میت صاحب اولاد ہو اور اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے۔ یہاں عورت کو ماں کی حیثیت میں باپ (مرد) کے ساتھ برابر حصہ دیا گیا ہے۔

﴿..... وَلَهُنَّ الرُّبْعُ مِمَّا تَرَكَنَّ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُم وَلَدٌ فَإِن كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ.....﴾ (النساء: ۱۲) (۲۸) (اور ان کے لیے چوتھائی حصہ ہے جو تم نے مال چھوڑا اگر تمہاری اولاد نہیں، اگر تمہاری اولاد ہے تو انہیں آٹھواں حصہ ملے گا)۔

﴿لِّلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾ (النساء: ۷) (۲۹)

(مردوں کے لیے اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو اور عورتوں کے لیے بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں نے چھوڑا ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت)۔

تمام قسم کی مالی ذمہ داریاں مردوں کے کندھوں پر ہونے کے باوجود عورتوں کو وراثت کا حق دار ٹھہرا کر اسلام نے عورت کو معاشرے میں ایک نمایاں مقام دیا جبکہ قبل ازیں عورت کا وراثت میں حصہ تسلیم کرنے کی بجائے اسے محروم رکھا جاتا تھا۔

نکاح کا حق = نکاح ایک تمدنی ضرورت ہے اس کے علاوہ اخلاقی اور دینی ضرورت بھی ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بعض عورتوں کے کئی مردوں کے ساتھ تعلقات ہوتے اور وہ ایک مرد کی بیوی بن کر زندگی نہ گزارتی بلکہ ملکیت تصور ہوتی اور وراثت کی طرح وارثوں میں تقسیم بھی ہو جاتی۔ اسلام نے عورت کو نکاح کا حق دیا۔ چھوٹی عمر میں کئے

